دسواں باب

ایمان بالآخرۃ

ارشاد باری تعالیٰ ہے!

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ (البقرہ :4)

عقیدہ آخرت پر ایمان اسلامی عقائد کا اہم جزو ہے۔قرآن وحدیث میں اکثر اسے عقیدہ توحید کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔یہ عقیدہ آخرت ایک جامع اصطلاح ہے اور اس میں اخروی زندگی اور اس کے متعلق کئی امور شامل ہیں۔سب سے پہلے تو یہ کہ انسان مرجاتا ہے اور اس کی برزخی زندگی شروع ہوجاتی ہے۔

عالمِ برزخ یا قبر کی زندگی:

دنیا، برزخ اور آخرت یہ تین مختلف عالم ہیں برزخ انسانی زندگی کا وہ مرحلہ ہے جو دنیا و آخرت کے درمیان ہے۔

عالم برزخ، دراصل قبر ہی کی زندگی ہے۔

قبر آخرت کی پہلی منزل ہے اگر کوئی اس منزل کے امتحان میں کامیاب ہو گیا تو بقیہ منزلیں بھی کامیابی سے طے کرلے گا اور اگر کوئی یہاں ناکام رہا تو آگے بھی مسلسل ناکامیاں ہیں۔اس لئے بدکار، فاسق وفاجر جب مجرم اور ملزم قرار دیا جاتا ہے تو اسے قبر میں ہی صبح وشام عذاب سے گزرنا پڑتا ہے۔اور یہ عذاب اتنا ہی کافی ہے کہ اسے باربارنار جہنم دکھائی جائے۔اسی کو قرآن مجید اور احادیث نے عذاب قبر سے تعبیر کیا ہے۔آل فرعون کے بارے میں قرآن مجید کہتا ہے:

النار يعرضون عليها غدوًّا وَّعَشِيًّا... (المومن : ٤٦)

ترجمہ: دوزخ کی آگ ہے جس کے سامنے یہ ہر صبح شام لائے جاتے ہیں۔

جبکہ روز قیامت انہی کے لئے یہ حکم بھی ہوگا:

ویوم تقوم الساعة، أدخلوا آل فرعون أشدالعذاب ○ (المومن:٤٦)

ترجمہ: اور جس دن قیامت قائم ہوگی فرمان ہوگا کہ فرعونیوں کو سخت ترین عذاب میں ڈالو۔

عذاب قبر کے بارے میں ام المومنین حضرت عائشہؓ نے آپؐ سے دریافت کیا؟ تو آپؐ نے فرمایا: ہاں! عذاب قبر حق ہے (بخاری)

رسول اکرم ﷺ نہ صرف خود قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے بلکہ صحابہ کرامؓ کو بھی اس کی تلقین فرماتے۔

ایک اور حدیث میں آپؐ نے فرمایا: جب تم میں کوئی فوت ہوتا ہے تو اس کی قبر میں صبح شام اس پر اس کی جگہ پیش کی جاتی ہے۔ یعنی اگر وہ جنتی ہے تو جنت اور اگر جہنمی ہے تو جہنم اس کے سامنے پیش کی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے یہ تیری اصل جگہ ہے جہاں قیامت والے دن اللہ تعالیٰ تجھے بھیجے گا۔ (بخاری)

انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا ''اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ کہیں تم (عذاب قبر کے خوف سے) دفن کرنا ہی نہ چھوڑ دو تو میں ضرور دعا کرتا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب قبر سنا دے۔ ان روایات سے پتہ چلتا ہے کہ ہر مرنے والا اپنے اپنے اعمال کے مطابق نعمت یا عذاب سے گزرے گا۔ خواہ وہ مر کر قبر میں جائے یا کسی جانور درندے کی خوراک بن جائے یا جل کر خاک ہو جائے یا پانی میں ڈوب کے غرق ہو جائے۔ اللہ ہر طرح کا عذاب دینے پر قادر ہے خواب میں اگر کوئی المناک

منظر دیکھ لے تو کیا وہ سخت اذیت محسوس نہیں کرتا۔ مگر دیکھنے والا یہی سمجھتا ہے کہ یہ تو سویا ہوا ہے اسے کیا علم کہ یہ خوابیدہ شخص کتنی تکلیف سے دوچار ہے۔

اسی طرح قبر میں مردے کو بٹھانا، منکر نکیر کا اس سے سوال کرنا، پسلیوں کا آپس میں مل جانا وغیرہ سب پر ایمان لانا ضروری ہے۔

براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا یہ آیت یثبت اللہ الذین آمنوا عذاب قبر کے بارے میں نازل ہوئی۔ میت سے پوچھا جاتا ہے تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے اللہ میرا رب ہے اور محمدؐ میرے نبی ہیں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد "اللہ تعالیٰ قول ثابت کے ذریعے افضل ایمان کو دنیا کی زندگی اور آخرت میں ثابت رکھتا ہے سے" سے یہی مراد ہے۔ **(مسلم کتاب الجنة)**

آخرت سے مراد: قیامت کے قائم ہونے اور پھر ہر ایک کے اعمال کا حساب اور ان کے مطابق جزاء اور سزا کے حق ہونے پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔ آخرت کے دن سے دو امور مراد ہیں:

1۔ تمام کائنات فنا ہو جائے گی اور اس دنیا کی زندگی کا بالکل خاتمہ ہو جائے گا۔

2۔ ایک اور زندگی کا آغاز ہوگا۔

یہ دراصل اس زندگی کا آخری اور آنے والی زندگی کا پہلا دن ہوگا۔ اس دن پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اس دنیا کے ختم ہونے کی جو خبریں اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہیں، اس کی جو علامتیں اور نشانیاں اللہ تعالیٰ نے بتائی ہیں اور جن حالات اور خطرات سے آگاہ کیا ہے ان کی دل سے تصدیق کی جائے۔ انہیں برحق اور درست تسلیم کیا جائے۔ اسی طرح عالم آخرت کی ان خبروں کو بھی درست تسلیم کیا

جائے۔ جن میں اللہ تعالیٰ نے دوسری دنیا کی ابدی زندگی، وہاں کی راحت ونعمت، سزا اور عذاب اور اس کی اہم سے اہم جزئیات کا تفصیل سے ذکر فرمایا ہے۔ مثلاً مر کر اٹھایا جانا، سزا و جزا کا ملنا وغیرہ۔

آخرت کے دلائل: انسان کیسے زندہ ہوں گے؟ اس کے بہت سے دلائل قرآن وسنت سے ملتے ہیں۔

ایجاد سے استدلال: عام مشاہدے کی بات ہے کسی کام کو دوبارہ کرنا پہلی بار سے زیادہ آسان ہوتا ہے۔ ایک چیز جو پہلے سے نہیں تھی بعد میں بنائی گئی۔ پھر توڑ دی گئی اس کا پھر سے بنانا کوئی مشکل کام نہیں۔ موجد نے جس چیز کی ایجاد کی۔ اسے توڑ کر دوبارہ بنانا اس کے لئے کوئی مشکل کام نہیں ہے۔

هو الذی يبدأ الخلق ثم يعيده وهو أهون عليه... (الروم: ٢٤)

ترجمہ: اور اللہ وہ ذات ہے جو تخلیق کی ابتداء کرتا ہے پھر دوبارہ اسے پیدا کرے گا اور یہ اس پر بہت آسان ہے۔

سورۂ یٰس میں اسی سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:

من يحيى العظام وهى رميم قل يحييها الذی أنشأها أول مرة

(یس: ٧٨-٧٩)

ترجمہ: جب ہڈیاں بوسیدہ ہو جائیں گی تو ان کو کون زندہ کرے گا کہہ دو کہ ان کو وہ زندہ کرے گا جس نے ان کو پہلی بار پیدا کیا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے یہ دریافت کیا کہ أفعيينا بالخلق الأول...(قٓ : ١٥)

ترجمہ: کیا بھلا ہم پہلی بار پیدا کر کے تھک گئے ہیں (کہ دوبارہ پیدا نہیں کر سکتے)

نینداور بیداری سے استدلال

سوکر اٹھنا ایک طرح سے موت کے بعد زندہ ہونے کے مترادف ہے۔ لہٰذا جس طرح سوکر اٹھتے ہیں اسی طرح مرکر دوبارہ اٹھنے کا عمل بھی لامحالہ ہوکر رہے گا۔

وهو الذي يتوفاكم بالليل ويعلم ما جرحتم بالنهار ثم يبعثكم فيه ليقضى أجل مسمى ثم إليه مرجعكم ... (الانعام: ٦٠)

ترجمہ: اور وہی تو ہے جو رات میں تم پر موت طاری کر دیتا ہے اور جو کچھ تم دن میں کرتے ہو اس کو جانتا ہے۔ پھر دن کے وقت تمہیں اٹھا کھڑا کرتا ہے تا کہ مقررہ مدت پوری کر دی جائے۔ پھر تم سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

خشک اور بنجر زمین سے استدلال

ومن آياته أنك ترى الأرض خاشعة فإذا أ أنزلنا عليها المآء اهتزت وربت إِنَّ الذى أحياها لمحى الموتى... (حم السجدہ: ٣٩)

ترجمہ: اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ بے شک تو زمین کو دبی ہوئی یعنی خشک دیکھتا ہے پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو تر و تازہ ہو جاتی ہے اور ابھرتی ہے بے شک وہ ذات جس نے زمین کو زندہ کیا ہے وہی مردوں کو زندہ کرے گا۔

زمین وآسمان کی تخلیق سے استدلال

لخلق السموت والأرض أكبر من خلق الناس ولكن أكثر الناس لا يعلمون(المومن ۵۷)

ترجمہ: یقیناً آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا بہ نسبت آدمیوں کے پیدا کرنے کے بڑا

کام ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

دوسری جگہ عقلی کمی کی طرف اشارہ فرمایا:

أنتم أشد خلقاً أم السمآء بنها ۝ (النازعات ۲۷)

ترجمہ: کیا تمہیں پیدا کرنا مشکل ہے یا آسمان (اس کو بنانا) ؟

جزا وسزا کے تصور سے استدلال

دنیا میں لوگوں کے اعمال جدا جدا ہیں۔ کوئی اچھا اور کوئی برا، ظالم اپنے ظلم کی سزا پائے بغیر اور مظلوم ظالم سے اپنا حق وصول کیے بغیر گزر جاتا ہے، اسی طرح احسان کرنے والا نیک انسان اپنے احسان اور نیکی کا بدلہ پانے سے پہلے اور برائی کرنے والا بدکردار اپنی برائی اور بدکرداری کی سزا پانے سے پہلے مر جاتا ہے۔ اب اگر موت کے بعد کوئی ایسا دن نہ ہو جس میں لوگوں کو زندہ کر کے ظالم سے مظلوم کا بدلہ لیا جائے اور نیک آدمی کو انعام اور فاجر و بدکردار کو سزا دی جائے تو پھر دونوں طرح کے لوگ برابر ٹھہرے دونوں میں کوئی فرق نہ ہوا، حالانکہ اس بات کا عدل وانصاف سے کوئی واسطہ نہیں۔ لہٰذا اس زندگی کے بعد دوسری زندگی کا تصور ضروری ہے۔ جہاں اعمال کی سزا یا جزا دی جائے۔ یہ دنیا دارالعمل ہے دارالجزا نہیں ہے۔

...أنه يبدأ الخق ثم يعيده ليجزى الذين آمنوا وعملوا الصلحت بالقسط والذين كفروا لهم شراب من حميم وعذاب أليم بما كانوا يكفرون ۝ (یونس ٤:)

ترجمہ: وہی مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر وہی اس کو دوبارہ اٹھائے گا تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کرتے رہے انہیں انصاف کے ساتھ بدلہ

دے اور جنہوں نے کفر کیا ان کے لئے کھولتا ہوا پانی اور دردناک عذاب ہوگا کیونکہ وہ کفر کرتے تھے۔

شرعی پابندیوں سے استدلال:

شریعت نے انسانوں کو کاموں کے کرنے یا نہ کرنے کا مکلّف بنایا ہے یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ انسان کو اس دنیا میں کسی مقصد کے لئے بھیجا گیا۔

أفحسبتم أنما خلقنكم عبثاً وأنكم إلينا لا ترجعون ○ (مومنون:١١٥)

ترجمہ: کیا تم نے یہ خیال کیا تھا کہ ہم نے تم کو یونہی بے فائدہ پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہمارے پاس لوٹ کر نہیں آ ؤ گے۔

نیز فرمایا:

أيحسب الإنسان أن يترک سدى ○ (قیامه: ٣٦)

ترجمہ: کیا انسان خیال کرتا ہے کہ وہ یونہی چھوڑ دیا جائے گا۔

قیامت کے وقت کا تعین:

قرآن مجید میں واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ قیامت کے لئے جو وقت مقرر ہے اس کا علم مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا گیا اور اللہ کے سوا اس کو کوئی نہیں جانتا۔

ويسئلونک عن الساعة أيان مرسها ط قل إنما علمها عند ربی لايجليها لوقتهآ إلا هو.(الاعراف: ١٨٧)

ترجمہ: یہ لوگ آپؐ سے پوچھتے ہیں قیات کب آئے گی کہہ دیجیے اس کا علم میرے رب ہی کے پاس ہے اسے اپنے وقت پر وہی ظاہر کرے گا

دوسرے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ قیامت اچانک آئے گی اور جو کچھ ہوگا آناً فاناً ہوگا۔

كلمح البصر أو هو أقرب... (النحل: ٧٧)

ترجمہ: پلک جھپکنے کی مانند یا اس سے بھی زیادہ قریب۔

ابتدائی علامات قیامت

قرآن مجید نے قیامت کے واقع ہونے کو دلائل سے بیان کیا ہے۔ اس کے علاوہ جناب رسالتماب ﷺ نے قیامت کے قائم ہونے سے پہلے کی بہت سی علامتیں اور نشانیاں بیان کی ہیں۔ قیامت کی بڑی علامتوں سے پہلے چھوٹی علامتیں ظاہر ہوں گی۔

چھوٹی علامتیں: ان علامتوں میں سے بعض ظہور میں آ چکی ہیں اور بعض آئندہ آئیں گی

1۔ صحیحین میں ہے: جناب رسالتماب ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی جب تک دو بڑے گروہوں کے درمیان زبردست لڑائی نہ ہوگی۔ ان دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا۔ (مسلم ۱۸۰۱۷، بخاری ۳۴۱۳ ۲)

اور اس علامت کا ظہور ہو چکا ہے۔ اس لئے کہ دو بڑے گروہ سے مراد سیدنا علیؓ اور آپؓ کے مددگار تھے اور دوسری طرف سیدنا معاویہؓ اور ان کے معاونین ہیں اور زبردست جنگ سے مراد معرکہ صفین ہے۔

2۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تک حرج کی کثرت نہ ہوگی قیامت برپا نہ ہوگی۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ حرج سے کیا مراد ہے، فرمایا: قتل قتل۔ (مسلم، بخاری) یہ علامت عملاً ظاہر ہو چکی ہے کہ ہر طرف قتل وغارت کا بازار گرم ہے۔

3۔ سیدنا ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب دریائے

فرات سونے کے خزانے سے پھٹ جائے گا جو شخص وہاں حاضر ہو اس پر لازم ہے کہ وہ اس خزانہ سے کچھ نہ لے۔ یہ علامت ظاہر نہیں ہوئی۔

4۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عراق اپنے درہم روک لے گا۔ شام اپنے مدی اور دینار کو روک لے گا۔ اور مصر اپنے اروب اور دینار کو روک لے گا اور تم جہاں سے شروع سے چلے تھے وہیں لوٹ آؤ گے۔ (مسلم)

اس علامت کا ظہور ہو چکا ہے چنانچہ ایک زمانہ ہوا خلافت اسلامیہ کا خاتمہ ہوا اور عراقی، شامی اور مصری خود مختار ہو کر اپنے اپنے ملکوں کے حکمران ہوئے اور اہل حجاز ان علامتوں کی فتوحات سے پہلے جہاں تھے وہیں رہ گئے۔

5۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک کہ سرزمین حجاز سے ایک ایسی آگ نہ نکلے گی جس سے بصرہ کے اونٹوں کی گردنیں چمک جائیں گی۔ (بخاری و مسلم)

یہ علامت ظاہر ہو چکی ہے چنانچہ مدینہ منورہ کی مشرقی سمت میں پتھریلی زمین پر نہایت تیز آگ نمودار ہوئی اور ایک عرصہ تک اس کا الاؤ بھڑکتا رہا۔ یہ آگ بصرہ، شام سے نظر آتی تھی اور تب سے اس سرزمین کے پتھر جل کر آج تک کوئلے کی طرح سیاہ ہیں یہ آگ 3 جمادی الاخر 656ھ شنبہ کی رات میں ظاہر ہوئی۔

6۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک کہ مسلمانوں کی یہودیوں سے جنگ نہ ہو گی۔ مسلمان یہودیوں کو قتل کریں گے یہاں تک کہ یہودی پتھر یا درخت کی آڑ میں چھپ جائیں گے مگر وہ درخت یا پتھر کہے گا۔ اے مسلمان! اے خدا کے بندے! میرے پیچھے یہ یہودی ہے۔ آ کر اس کو قتل

کر۔ ہاں درخت غرقد نہیں کہے گا۔ یہ درخت یہود ہے۔(متفق علیہ)

اس علامت کے آثار دنیا کے افق پر پوری طرح نمودار ہو چکے ہیں۔ اس لئے کہ سرزمین فلسطین پر مسلمانوں نے یہودیوں کے ساتھ خون ریز جنگیں لڑی ہیں۔ اور یہ جنگیں اس وقت تک جاری رہیں گی جب تک مسلمانوں کو کھوئی ہوئی عظمت نصیب نہ ہوگی۔

7۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: ان فتنوں سے پہلے پہلے جلدی جلدی نیک اعمال کرلو۔ جو تاریک رات کی طرح چھا جائیں گے۔ آدمی صبح کو مومن ہوگا شام کو کافر ہو جائے گا۔ شام کو مومن ہوگا تو صبح کافر ہو جائے گا۔ دنیاوی سامان کے عوض اپنے دین کو فروخت کر ڈالے گا۔ (مسلم) یہ حالات بھی پیدا ہو چکے ہیں۔

8۔ سیدنا انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولؐ سے سنا: بے شک قیامت کی علامات میں سے ہے کہ علم اٹھ جائے گا، جہالت عام ہو جائے گی زنا کثرت سے ہوگا، شراب کثرت سے پی جائے گی، مرد کم ہوں گے اور عورتیں زیادہ ہوں گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا ذمہ دار ایک شخص ہوگا۔ (بخاری ومسلم)

9۔ سیدنا جابر بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں رسولؐ نے فرمایا: بلاشبہ قیامت سے پہلے جھوٹے لوگ کثرت سے ہوں گے تم ان سے بچتے رہنا۔ (مسلم)

10۔ سیدنا ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ: ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ کچھ بیان فرما رہے تھے کہ اچانک ایک بدوی آیا اس نے دریافت کیا قیامت کب ہوگی؟ آپؐ نے فرمایا جب امانت کا خیال نہ رکھا جائے گا تو قیامت کا انتظار کرنا۔ اس نے دریافت کیا امانت کے خیال نہ رکھنے سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے جواب دیا جب خلافت ایسے لوگوں کے

سپرد کردی جائے گی جو اس کے اہل نہیں تو قیامت کا انتظار کرنا۔ (بخاری)

11۔سیدنا انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک وقت قریب نہ ہوجائے گا (یعنی دن رات چھوٹے ہوجائیں گے) سال ماہ کے برابر، ماہ ہفتہ کے برابر اور ہفتہ دن کے برابر اور دن گھنٹہ کے برابر اور گھنٹہ آگ کے شعلے کی مانند ہوگا۔ (ترمذی)

علامہ توزیشیؒ بیان کرتے ہیں: اس سے مقصد یہ ہے کہ برکت کم ہوجائے گی اور لوگ پریشانیوں میں مبتلا ہوجائیں گے جس کی وجہ سے انہیں پتہ ہی نہ چلے گا کہ دن کیسے گزر گیا۔ (مرقات جلد ۱۰ص ۱۶۸)

12۔سیدنا ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دنیا اس وقت تک فنا نہیں ہوگی جب تک کہ ایک شخص کسی قبر کے پاس سے گزرے گا وہ اس سے اپنا جسم رگڑے گا اور کہے گا اے کاش! میں اس قبر میں ہوتا۔ یہ آرزو دینداری کے سبب نہیں ہوگی بلکہ فتنوں کے سبب ہوگی۔ کوئی شخص زندہ رہنا پسند نہیں کرے گا۔

قیامت کی خاص علامات

سیدنا حذیفہؓ بن اسید غفاری بیان کرتے ہیں: کہ نبی کریم ﷺ اچانک ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپس میں گفتگو کررہے تھے۔ آپؐ نے دریافت کیا کہ تم کیا گفتگو کر رہے تھے۔ ہم نے جواب دیا: قیامت کا تذکرہ کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم اس سے پہلے دس